احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ 16 جولائی 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 16 جولائی 2014ء 17 رمضان 1435 ہجری 16 وفا 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 162

عظیم مہینہ

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخری دن خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو تم پر ایک بہت عظیم مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے۔ یہ مبارک مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں وہ رات آتی ہے جو ہزار راتوں سے بہتر ہے

(مشکوٰۃ کتاب الصوم)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

ایک لیلۃ القدر تو وہ ہے جو پچھلے حصہ رات میں ہوتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تجلی فرماتا ہے اور ہاتھ پھیلاتا ہے کہ کوئی دعا کرنے والا اور استغفار کرنے والا ہے جو مَیں اس کو قبول کروں لیکن ایک معنے اس کے اور ہیں جس سے بدقسمتی سے علماء مخالف اور منکر ہیں اور وہ یہ ہیں کہ ہم نے قرآن کو ایسی رات میں اتارا ہے کہ تاریک و تار تھی اور وہ ایک مستعد مصلح کی خواہاں تھی۔ خدا تعالیٰ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے جبکہ اس نے فرمایا (۔) (الذاریات: 57)۔ پھر جب انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ تاریکی ہی میں پڑا رہے۔ ایسے زمانے میں بالطبع اس کی ذات جوش مارتی ہے کہ کوئی مصلح پیدا ہو پس (۔) (القدر: 2) اس زمانہ ضرورت بعثت آنحضرت ﷺ کی ایک اور دلیل ہے''۔ (الحکم جلد 10 نمبر 27 مورخہ 31 جولائی 1906ء صفحہ 4)

فرمایا کہ لیلۃ القدر یہی نہیں ہے جو آخری عشرہ رمضان میں ایک رات آتی ہے۔ بلکہ اس کے اور بھی معنے ہیں اور وہ یہ کہ جب زمانہ دنیاداری کے اندھیروں میں ڈوب جاتا ہے اور شرک انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ بہت سے لوگ خدا کو بھول جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایسی حالت میں اپنی مخلوق کو اس گند سے نکالنے کے لئے کسی مصلح نبی، یا رسول کو بھیجتا ہے۔ اور یہ جو برائیوں میں ڈوبنے کا زمانہ ہے یہ بھی فرمایا کہ تاریک رات کی طرح ہی ہے تو فرمایا کہ وہ بھی ایک تاریک زمانہ تھا جب شرک عام تھا لوگ اللہ تعالیٰ کو بھول گئے تھے اس وقت پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مبعوث فرمایا اور دنیا کو اس کی تاریکی اور اندھیرے سے نکالنے کیلئے اپنی پاک کتاب قرآن کریم آنحضرت ﷺ پر نازل فرمائی۔ جو آخری شرعی کتاب ہے......۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ''خدا تعالیٰ نے اس لیلۃ القدر کی نہایت درجہ کی شان بلند کی ہے۔ جیسا کہ اس کے حق میں یہ آیت کریمہ ہے کہ (۔) (الدخان: 4) یعنی اس لیلۃ القدر کے زمانے میں جو قیامت تک ممتد ہے ہر ایک حکمت اور معرفت کی باتیں دنیا میں شائع کر دی جائیں گی اور انواع واقسام کے علوم غریبہ اور فنون نادرہ وصنعات عجیبہ صفحۂ عالم میں پھیلا دیئے جائیں گے''۔ نئی نئی ترقیات جو ہوں گی اور علم ہوں گے، نئی نئی صنعتیں پیدا ہوں گی، نئی نئی چیزیں پیدا ہوں گی۔ یہ سب اس زمانے میں پھیلا دیئے جائیں گے۔ ''اور انسانی قویٰ میں ان کی موافق استعدادوں اور مختلف قسم کے امکان بسطت علم اور عقل کے جو کچھ لیاقتیں مخفی ہیں یا جہاں تک وہ ترقی کر سکتے ہیں سب کچھ بمنصۂ ظہور لایا جائے گا''۔ تو جہاں تک انسانی قوتیں ہیں فرمایا ہر ایک مخفی چیزیں ظاہر ہو جائیں گی۔ پھر فرماتے ہیں ''......اور درحقیقت اسی آیت کو سورۃ الزلزال میں مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ سورۃ الزلزال سے پہلے سورۃ القدر نازل کر کے یہ ظاہر فرمایا گیا ہے کہ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ خدا تعالیٰ کا کلام لیلۃ القدر میں ہی نازل ہوتا ہے اور اس کا نبی لیلۃ القدر میں ہی اس دنیا میں نزول فرماتا ہے اور لیلۃ القدر میں ہی وہ فرشتے اترتے ہیں جن کے ذریعہ سے دنیا میں نیکی کی طرف تحریکیں پیدا ہوتی ہیں اور وہ ضلالت کی پُرظلمت رات سے شروع کر کے طلوع صبح صداقت تک اس کام میں لگے رہتے ہیں کہ مستعد دلوں کو سچائی کی طرف کھینچتے رہیں۔''

(ازالہ اوہام ۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 159-160)

چنانچہ دیکھ لیں کہ اب اس زمانے میں، حضرت مسیح موعود یہ ساری چیزیں ظاہر ہو رہی ہیں۔ جس طرح میں نے بتایا ہے۔ اور نئی نئی حیرت انگیز قسم کی ایجادات بھی ہو رہی ہیں۔ جن کا...... پہلے تصور بھی نہیں تھا۔ اور پھر ان میں ترقی بھی روز بروز ہو رہی ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29-اکتوبر 2004ء، الفضل 18-اکتوبر 2005ء)

حضرت مصلح موعود کے بیٹے

محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب

وفات پاگئے

احباب جماعت کو بڑے افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود کے پوتے اور حضرت مصلح موعود اور حضرت ام ناصر کے بیٹے محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب مورخہ 14 جولائی 2014ء کو بعمر 87 سال وفات پا گئے۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ماموں تھے۔

آپ 1927ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت ام ناصر کے ہاں قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے 1944ء میں میٹرک پاس کیا۔ حضرت مصلح موعود کی خواہش پر آپ نے ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد میں داخلہ لیا اور وہاں سے تعلیم حاصل کی۔ دارالضیافت کی ابتدائی کچی عمارت بیت مبارک ربوہ کے سامنے تعمیر کی گئی تھی۔ حضرت مصلح موعود نے اس کا انتظام آپ کے سپرد کیا۔

(باقی صفحہ 8 پر)

پریس ریلیز

مکرم امتیاز احمد صاحب نوابشاہ

راہ مولیٰ میں قربان کر دیئے گئے

احباب جماعت کو بہت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ 14 جولائی 2014ء بروز پیر سہ پہر 4:30 بجے ٹرنک بازار ضلع بےنظیر آباد (نواب شاہ) میں ایک احمدی مکرم امتیاز احمد صاحب کو احمدی ہونے کی بنا پر راہ مولیٰ میں قربان کر دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق مکرم امتیاز احمد صاحب اپنی فرنیچر کی دکان واقع ٹرنک بازار میں موجود تھے کہ دو نامعلوم افراد نے ان پر فائرنگ کر دی۔ گولی ان کے سر کے دائیں طرف لگی اور کان کے نیچے سے سر کے آر پار ہو گئی۔ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے مکرم امتیاز احمد صاحب دم توڑ گئے۔

(باقی صفحہ 8 پر)

ادار یہ

میرا خدا مجھ سے کلام کرتا ہے

مکرم مولوی محمد الیاس صاحب کا شمار صوبہ سرحد کی ان اہم شخصیات میں سے ہوتا ہے کہ جنہوں نے اپنی نیکی اور تقویٰ کے بہت گہرے نقوش صوبہ کے لوگوں پر چھوڑے اور بہت سے لوگوں کی ہدایت کا باعث بنے۔ نیز ان کے بعد ان کے خاندان کے تمام افراد نے خلافت اور جماعت سے وابستگی کے اعلیٰ نمونے قائم کئے۔

مکرم مولوی صاحب کی پیدائش 1874ء میں چارسدہ میں ہوئی۔ آپ کے والد حاجی عبداللہ صاحب کا تعلق افغان یوسف زئی قوم سے تھا۔ آپ کی ابتدائی تعلیم گاؤں میں ہوئی۔ ابتدائی عمر میں ہی قرآن پاک باترجمہ پڑھا اور علم دین کی طرف توجہ رکھی۔ ورنیکلر مڈل اور مدرس کے کورس کے بعد چارسدہ میں ہی مدرس مقرر ہوئے۔ 1896ء میں موضع اسماعیلہ تحصیل صوابی میں تبدیل ہوئے۔

اسماعیلہ میں خانزادہ امیر اللہ خان 1903ء میں احمدی ہو گئے تھے۔ ان کے نام سلسلہ احمدیہ کے اخبارات آتے تھے۔ بوجہ مدرس ہونے کے مکرم مولوی صاحب ڈاکخانہ کے کام پر بھی مامور تھے۔ اس طرح ان کو ان رسائل کو دیکھنے اور پڑھنے کا موقع ملتا۔ اسی طرح ایک دفعہ علاقہ کے چند معززین کی خواہش پر احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان مناظرہ ہوا جس میں جماعت کی طرف سے محترم میاں محمد یوسف آف مردان اور علماء کی طرف سے قطب شاہ صاحب تھے۔ اس مباحثہ میں مکرم مولوی محمد الیاس صاحب ثالث مقرر ہوئے انہوں نے فریقین کے دلائل سن کر جماعت احمدیہ کے حق میں فیصلہ دیا اس بناء پر احمدیت سے بہت قریب ہو گئے اور خلافت اولیٰ کے دور میں 1909ء میں قادیان جا کر بیعت کر لی۔ آپ کی قبولیت احمدیت سے علاقہ میں شور پڑ گیا۔ ان تمام حالات میں آپ ثابت قدم رہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کے تمام معاندین کو اسی دنیا میں سزا دی اور ان کو ذلت و رسوائی دیکھنا پڑی اور آپ کو خدا تعالیٰ نے لازوال عزت سے نوازا۔ تمام حکام، رؤساء اور لوگ دل سے آپ کے قدردان تھے اور ہمیشہ عزت و احترام سے پیش آتے۔

احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ نے احمدیت کو بلاخوف وخطر بڑے لوگوں تک پہنچایا۔ کئی مباحثات و مناظرات کئے اور دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ اسی بناء پر سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو ''آنریری مربی'' کے خطاب سے نوازا تھا۔

قبول احمدیت کے نتیجہ میں آپ کو جو روحانی فیوض حاصل ہوئے ان کا اندازہ اس ایک واقعہ سے ہو سکتا ہے جو سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے:

ایک دفعہ ریاست قلات کے قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) اخوندزادہ عبدالعلی خاں نے ایک مجمع میں آپ سے کہا کہ آپ خود اتنے بڑے عالم ہیں اور اچھے خاندان کے معزز فرد ہیں کیا آپ کو پورے صوبہ (خیبر پختونخواہ) میں کوئی روحانی پیر نہ ملا جو آپ نے ایک پنجابی پیر مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت کی؟ اس سوال سے لازمی طور پر اخوندزادہ صاحب کا مقصد آپ کی نسلی حمیت کو چھیڑنا اور دوسرے لوگوں کو آپ کے خلاف بھڑکانا تھا۔ مگر مولوی صاحب نے اس سوال کا ایسا عمدہ جواب دیا کہ ہر طرف سناٹا چھا گیا۔ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ وہ زندہ خدا کی تلاش میں ہر مذہب وملت کے لوگوں کے پاس گئے۔ تمام نے مسلمان علماء سمیت یہ جواب دیا کہ خدا اب کلام نہیں کرتا۔ واضح ہے کہ خدا ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آ سکتا اور اس کی زندگی کا علم صرف اس کے بندوں سے ہمکلام ہونے سے ہو سکتا ہے۔ اس نازک موقع پر ان کو صرف **حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی آواز سنائی دی کہ ہاں خدا اب بھی اپنے بندوں سے ہم کلام ہوتا ہے۔** اس بناء پر انہوں نے ان کی بیعت کی اور یہ روحانی نعمت ان کو ملی ہے۔ اس موقع پر آپ نے پُرجوش الفاظ میں اخوندزادہ صاحب اور تمام لوگوں کو مخاطب کر کے کہا۔

''میں خدا کی قسم کھاتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ **مرزا غلام احمد قادیانی کا خدا مجھ سے بھی کلام کرتا ہے۔** میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ کوئی ہے جو دعویٰ سے کہے کہ خدا اس سے بولتا ہے۔''

جب اس چیلنج کا کوئی جواب نہ ملا تو آپ نے بتایا کہ اب احمدیت کے ذریعہ ہی یہ نور مل سکتا ہے۔

(صوبہ خیبر پختونخواہ (سابقہ سرحد) میں احمدیت کا نفوذ)

قرآنِ کریم

رفیق کوئی نہیں ہے کتاب سے بہتر
کوئی کتاب نہیں الکتاب سے بہتر

سدا بہار ہے اس گلستاں کا ہر غنچہ
ہر ایک لفظ ہے اس کا گلاب سے بہتر

سوال کوئی بھی، کیسا بھی ہو کسی دل میں
جواب اس میں ہے ہر اک جواب سے بہتر

یہ بحرِ بیکراں ہے ایک علم و حکمت کا
ہے حرف حرف ہزاروں خطاب سے بہتر

صحیفے اترے تھے گو اس سے پہلے بھی لیکن
نہ کوئی مصحفِ عالی جناب سے بہتر

یہ اک کتاب ہے مکنون بھی مبیں بھی ہے
کہ پاؤ گے اسے تم ہر نصاب سے بہتر

کتابِ نور جو اتری حبیبؐ مولا پر
ہزار آفتاب و ماہتاب سے بہتر

عطاء المجیب راشد

باجماعت نماز کی افادیت

نماز باجماعت کی اہمیت اور ضرورت اور افادیت بیان کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ۔ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہے۔......

میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی مؤثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے۔ ...... میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا موقع ہاتھ سے نہیں گیا۔ ایک شمہ بھر اور ایک رائی کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا کوئی موقع نہ رہے۔ خواہ وہ کتنا ہی بدیوں سے میں مبتلا کیوں نہ ہو گیا ہو۔ نیکی کے متعلق نماز کے مؤثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بد اعمال کیوں نہ ہو گیا ہو۔ اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے۔ اور وہ ضائع نہیں ہوتا اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقع ہے مگر وہ نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو، کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔ ...... بڑا آدمی اگر خود نماز باجماعت نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے۔

مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے خونی اور قاتل ہیں، اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں۔ تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آ سکتا۔ کہ یہ کہا جا سکے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے اور وہ قابل علاج نہیں رہے۔

(تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 651-653)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

قسط دوم

اسماء (شخصیات) کا مختصر تعارف

کتب حضرت مسیح موعود (روحانی خزائن جلد 18)

دلیپ سنگھ

یہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کا بیٹا تھا۔ جب اس نے پنجاب آنے کا ارادہ کیا تب حضرت مسیح موعود کو دکھلایا گیا کہ دلیپ سنگھ اس ارادہ میں ناکام رہے گا اور ہندوستان میں قدم نہ رکھ سکے گا۔ یہ کشف آریہ لالہ شرمپت اور کئی ہندوؤں کو سنایا اور اشتہار میں شائع ہوا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ دلیپ سنگھ عدن سے واپس ہوا۔

دیانند پنڈت

پنڈت دیانند سرسوتی 1824ء میں پیدا ہوئے۔ ان کا پہلا نام مول شنکر اور والد کا نام انبا شنکر تھا۔ رامپور میں پیدا ہوئے۔ 1847ء میں آریہ سماج کی بنیاد رکھی اور پنجاب میں اس کی شاخیں قائم کیں۔ وہ بت پرستی اور شادی بیاہ کی رسوم سے یکساں نفرت کرتا تھا۔ اس کی باقی زندگی یوپی اور راجپوتانہ میں سفر کرتے ہوئے گزری۔ ایک کتاب ستیارتھ پرکاش لکھی جس میں آریہ مذہب کا دیگر مذاہب کے ساتھ فرق بیان کیا۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں پنڈت دیانند کے عقائد کا خوب خوب رد کیا ہے۔

ڈکسن صاحب

یہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور تھے۔ یہ انصاف پسند اور زیرک آدمی تھے۔ ان کے پاس آپ کا مقدمہ پیش ہوا کہ آپ پر ٹیکس لگنا چاہئے۔ لیکن ان کی انصاف پسندی سے یہ مقدمہ ختم ہوا۔

ڈگلس کپتان

پورا نام کپتان ولیم مانٹیگو ڈگلس تھا۔ یہ ضلع گورداسپور بھارت میں ڈپٹی کمشنر تھا۔ اس کی عدالت میں حضرت مسیح موعود کے خلاف وہ مشہور مقدمہ پیش ہوا تھا جس میں عیسائیوں نے ایک سازش کے تحت یہ جھوٹا الزام لگایا کہ حضرت مسیح موعود نے عبدالحمید نامی ایک شخص کے ذریعہ پادری ہنری مارٹن کلارک کو قتل کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس طرح حضرت مسیح ناصریؑ پیلاطوس کی عدالت میں پیش ہوئے تھے اور وہ جان گیا تھا کہ یہ محض مخالفوں کی شرارت ہے اسی طرح کپتان ڈگلس کو بھی سچائی کا پتہ چل گیا۔ اور اس نے دانشمندی اور انصاف کے تقاضوں کے ساتھ کیس کی سماعت کرتے ہوئے آپ کو باعزت طور پر بری قرار دیا۔ ڈگلس بعد میں لائکپور (موجودہ فیصل آباد، پاکستان) کا کمشنر بھی رہا اور مختلف اضلاع میں انتظامی عہدوں پر کام کرتے ہوئے ریٹائرمنٹ کے بعد واپس انگلستان چلا گیا جہاں اس نے 25 فروری 1957ء میں وفات پائی۔ وفات کے وقت کپتان ڈگلس کی عمر 93 سال تھی۔

راجچند رراجہ

مشہور راجہ رگھو کے فرزند اج اور اج کے بیٹے مہاراجہ دسرتھ تھے۔ دیوتاؤں کی پرارتھنا سے دسرتھ کو چار لڑکے ہوئے۔ ان کے نام رام، لکشمن، بھرت اور شتروگھن تھے۔ ان میں سے رام چندر کے حالات کئی مورخین نے بیان کیے ہیں۔ ان کو ہندو بڑی عقیدت کے ساتھ ہمیشہ پڑھتے ہیں، سنتے ہیں اور اپنی زندگی اس نمونے پر ڈھالنا چاہتے ہیں۔

راون

ہندو روایت کے مطابق لنکا کے ایک راجہ کا نام جو سیتا کو اٹھا کر لے گیا تھا۔

رجب علی پادری

اخبار وکیل ہندوستان امرتسر کے مینیجر تھے۔ پادری رجب علی کے مطبع پر حضرت مسیح موعود کی کتب کی پرنٹنگ ہوتی رہی جس کے سلسلے میں پادری صاحب نے براہین احمدیہ کی اشاعت کے لئے شیخ نور احمد کو مراد آباد سے امرتسر بلوایا تھا۔

رحیم بخش مولوی

ایڈیٹر اخبار ناظم الہند لاہور پر مولوی رحیم بخش پرائیویٹ سیکرٹری نواب بہاولپور نے لائبل کا مقدمہ کیا تو آپ کو ایڈیٹر اخبار ناظم الہند لاہور نے گواہ کے طور پر لکھ دیا۔ اس گواہی کیلئے حضرت مسیح موعود کو قادیان سے ملتان جانا پڑا۔

(ماخوذ از نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 599)

رشید احمد گنگوہی مولوی

حضرت مسیح موعود کے زمانہ کا ایک مخالف مولوی ہے۔ اس کی پیدائش 1829ء کو گنگوہ میں ہوئی۔ حضرت مسیح موعود نے جن مولویوں کو خاص طور پر مباہلہ کی دعوت دی تھی ان میں رشید احمد گنگوہی کا بھی نام ہے۔ اس نے آپ کے مقابل پر ایک اشتہار شائع کیا اور جھوٹے پر لعنت کی جس کے نتیجہ میں تھوڑے دنوں بعد بصارت سے محروم ہوگیا۔ اور آپ کی زندگی میں ہی 1905ء کو فوت ہو گیا۔

رشید الدین صاحب حضرت ڈاکٹر خلیفہ

آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت 1866ء میں ہوئی۔ آپ کے والد صاحب کا نام خلیفہ حمید الدین صاحب تھا جو کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے بانیوں میں سے تھے۔ سلسلہ نسب حضرت ابوبکرؓ سے جا ملتا ہے۔ اس خاندان کی خصوصیت تھی کہ سب لڑکے اور لڑکیاں حافظ قرآن تھے۔ آپ نے 2 جنوری 1892ء کو حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ آپ کی وفات یکم جولائی 1926ء کی ہے۔ آپ کی بڑی بیٹی رشیدہ المعروف محمودہ بیگم صاحبہ کی شادی 1903ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے ہوئی۔ جو بعد میں ام ناصر کے نام سے معروف ہوئیں۔

زلیخا

وہ عورت جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کو پھسلانا چاہا اور پھسلانے کے لئے کئی طرح کے جتن کئے۔ آپ کو قید میں بھی ڈلوایا۔ آخر کار اس عورت کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسفؑ کی بریت سب پر ثابت کر دی۔ مفسرین کے نزدیک اس عورت کا یہی نام تھا۔ لیکن قرآن کریم میں اس عورت کا نام نہیں آیا۔

سراج الحق نعمانی حضرت صاحبزادہ پیر

آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت 1855ء میں ہوئی۔ آپ کے والد صاحب کا نام شاہ حبیب الرحمٰن تھا۔ آپ سرساوہ ضلع سہارنپور کے رہنے والے تھے۔ آپ نے 23 مارچ 1889ء کو حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ آپ کی وفات 3 جنوری 1935ء کی ہے۔ آپ مع اہل وعیال قادیان ہجرت کر کے آ گئے تھے۔ پیر صاحب کتاب تذکرۃ المہدی کے مصنف بھی ہیں۔ حضرت مسیح موعود پیر صاحب کے متعلق فرماتے ہیں:۔

صاف باطن یک رنگ اور للّٰہی کاموں میں جوش رکھنے والے اور اعلائے کلمہ حق کے لئے بدل و جان ساعی وسرگرم ہیں۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 534)

سلمان فارسی حضرت

آپؓ رسول ﷺ کے صحابہ میں سے ہیں۔ پہلے آپؓ مجوسی مذہب کے پیرو تھے۔ لیکن وہاں سے ایک نبی کی تلاش میں آنحضورﷺ تک پہنچے اور شرف بیعت حاصل کیا۔ آپؓ نے رسول اللہ ﷺ کی بہت خدمت کی۔ آنحضورﷺ نے ان کے متعلق فرمایا **سلمان منا اہل البیت**۔ اور فرمایا کہ جب ایمان ثریا ستارے تک چلا جائے گا تو ان کی قوم میں سے ایک یا زیادہ لوگ اس ایمان کو ثریا ستارے سے واپس لا کر زمین پر قائم کریں گے۔ ان ہی کے مشورہ کے مطابق غزوہ احزاب کے موقع پر خندق کھودی گئی۔ اسی لئے اس غزوہ کو غزوہ خندق بھی کہتے ہیں۔ آپ کی وفات 655ء میں ہوئی۔

سلیمان حضرت

حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں سے ایک ہیں۔ آپ علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔ قرآن اور بائیبل دونوں میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت سلیمانؑ اپنے باپ داؤدؑ کے بعد اپنی سلطنت کے بادشاہ بنے۔ انہوں نے یروشلم جو کہ یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے ہاں ایک متبرک مقام ہے، کو حضرت داؤد علیہ السلام کے بعد فتح کر کے اس میں ایک ہیکل تعمیر کروائی۔ حضرت مسیح ناصریؑ کی دعوت وتبلیغ کا مرکز بیت المقدس اور اس کا قرب وجوار تھا۔ حضرت عمرؓ بنفس نفیس اس شہر میں تشریف لے گئے تھے اور ایک مسجد تعمیر کروائی جو بعد میں مسجد اقصیٰ کے نام سے مشہور ہوئی۔

سیٹھ عبدالرحمان حضرت

آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔ آپ مدراس کے ایک متمول تاجر خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے 11 جنوری 1894ء کو حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ آپ کی وفات 1915ء کی ہے۔ حضرت مسیح موعود آپ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

مدراس سے دور دراز سفر کر کے میرے پاس تشریف لائے ہوئے ہیں...... جنہوں نے کئی ہزار روپیہ ہمارے سلسلہ کی راہ میں محض للہ لگا دیا ہے اور برابر ایسی سرگرمی سے خدمت کر رہے ہیں کہ جب تک انسان یقین سے نہ بھر جائے اس قدر خدمت نہیں کر سکتا...... (ضمیمہ انجام آتھم)

شافعیؒ امام

ان کی 727ء میں پیدائش ہوئی۔ اہل سنت کے چار مکاتب فقہ میں سے ایک کے بانی۔ ان کا نام ابو عبداللہ محمد بن ادریس ہے۔ عسقلان میں پیدا ہوئے۔ دس برس کی عمر میں مکہ چلے گئے جہاں حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کی۔ بیس برس کی عمر میں مدینہ چلے گئے اور 782ء تک امام مالک بن انس کی صحبت میں رہے۔ امام شافعیؒ نے فقہی مسائل میں حدیث و اجتہاد دونوں کو اپنایا۔ انہوں نے 113 کتابیں لکھیں۔ 819ء میں وفات پائی۔

محمد شریف کلانوری حضرت حکیم

حضرت مسیح موعود کے ساتھ ابتداء سے تعلق رکھنے والوں میں شامل ہیں۔ اور آپ کے رفقاء میں شامل ہیں۔ امرتسر میں طبابت کرتے تھے۔ ایک جگہ آپ ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

جب مجھ کو الہام ہوا کہ الیس اللہ...... تو میں نے اُسی وقت سمجھ لیا کہ خدا مجھے ضائع نہیں کرے گا تب میں نے ایک ہندو کھتری ملاوامل نام کو جو ساکن قادیان ہے اور ابھی تک زندہ ہے وہ الہام لکھ کر دیا اور سارا قصہ اُس کو سنایا اور اُس کو امرتسر بھیجا کہ تا حکیم مولوی محمد شریف کلانوری کی معرفت اس کو کسی نگینہ میں کھدوا کر اور مہر بنوا کر لے آوے اور میں نے اس ہندو کو اس کام کے لئے محض اس غرض سے اختیار کیا کہ تا وہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا گواہ ہو جائے اور تا مولوی محمد شریف بھی گواہ ہو جاوے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 220)

شیثؑ حضرت

اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں سے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے تیسرے بیٹے۔ ہابیل کے قتل کے پانچ سال بعد پیدا ہوئے۔ حضرت آدمؑ نے ان کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی نبوت

کے انعام سے سرفراز فرمایا۔ قرآن کریم میں ان کا ذکر نہیں ملتا۔

صدر الدین مدرس مدرسہ ہمدانیہ، سرینگر مولوی

مولوی صدر الدین مدرس مدرسہ ہمدانیہ، امام مسجد وازہ پورہ، سری نگر کشمیر۔ انہوں نے گواہی دی کہ سری نگر کشمیر میں موجود قبر حضرت عیسیٰؑ کی ہی ہے۔

ضیاء الدین حضرت قاضی

آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت 1843ء میں کوٹ قاضی تحصیل وزیر آباد میں ہوئی۔ آپ کے والد صاحب کا نام قاضی غلام احمد تھا جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ملی تھی کہ گیارہ لڑکیوں کے بعد لڑکا پیدا ہو گا...... آپ نے 22 مارچ 1889ء کو حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ آپ حضرت مسیح موعود کی تاکید پر قادیان ہجرت کر کے آ گئے تھے۔ آپ کی وفات 15 مئی 1904ء کی ہے۔

طبرانیؒ

الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی۔ علامہ طبرانی کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ چوتھی صدی ہجری کے حدیث کے جید علماء میں سے ہیں۔ ان کی کتب میں المعجم الکبیر، المعجم الاوسط، المعجم الصغیر ہیں۔ سو سال کے قریب عمر پائی ان کی وفات 360ھ میں ہوئی۔

ظفر احمد حضرت منشی

آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت 1863ء میں کپورتھلہ میں ہوئی۔ آپ کے والد صاحب کا نام شیخ مشتاق احمد صاحب عرف محمد ابراہیم تھا۔ آپ نے 23 مارچ 1889ء کو حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ آپ کی وفات 20 اگست 1941ء کی ہے۔ حضرت مسیح موعود آپ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

حبی فی اللہ منشی ظفر احمد صاحب یہ جوان صالح کم گو اور خلوص سے بھرا دقیق فہم آدمی ہے۔ استقامت کے آثار و انوار اس میں ظاہر ہیں۔ وفاداری کی علامات و امارات اس میں پیدا ہیں......

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 533)

عبد الجبار غزنوی مولوی

مولوی عبد الجبار غزنوی ثم امرتسری کے والد صاحب کا نام عبد اللہ محمد اعظم غزنوی تھا۔ 1872ء میں پیدا ہوا۔ حضرت مسیح موعود کا مخالف تھا۔ سید نذیر حسین دہلوی کی صحبت میں رہا۔ رمضان 1913ء میں وفات پائی۔

عبد الحق غزنوی

عبد الحق غزنوی نے حضرت مسیح موعود سے مباہلہ کی درخواست کی۔ آپ کو گالیاں دینے میں پیش قدمی کی۔ اور آپ کی عربی دانی پر اعتراض کیا۔ اور جھوٹے الزامات لگائے۔ امرتسر کے مقام پر اس نے حضرت مسیح موعود سے مباہلہ کیا۔

عبد الحمید

حضرت مسیح موعود کے خلاف اقدامِ قتل کا ایک جھوٹا مقدمہ درج ہوا۔ اس میں عیسائیوں نے ایک سازش کے تحت یہ الزام لگایا کہ حضرت مسیح موعود نے عبد الحمید نامی شخص کے ذریعہ پادری ہنری مارٹن کلارک کو قتل کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن کپتان ڈگلس کو سچائی کا پتہ چل گیا۔ اور اس نے دانشمندی اور انصاف کے تقاضوں کے ساتھ کیس کی سماعت کرتے ہوئے آپ کو باعزت طور پر بری قرار دیا۔

عبد الحی

حضرت خلیفہ اوّل کا ایک شیر خوار بچہ فوت ہو گیا تو مخالفین نے طعن کیا تب حضرت مسیح موعود نے ان کے لئے دعا کی آپ کو خواب میں دکھایا گیا کہ مولوی صاحب کی گود میں ایک لڑکا کھیلتا ہے اور اس کے بدن پر پھوڑے ہیں۔ پانچ سال بعد مولوی صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور اس کا نام عبد الحی رکھا گیا۔ اور ساتھ ہی اس کے بدن پر خطرناک پھوڑے نکلے آپ کی پیدائش 15 فروری 1899ء کی ہے۔

عبد الرحمان حضرت ماسٹر

حضرت ماسٹر عبد الرحمان صاحب سکنہ ڈومیلی تحصیل پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ ضلع جالندھر کے رہائشی تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے آپ کا اپنی کتب میں کئی جگہ ذکر فرمایا ہے۔ جیسے نزول المسیح صفحہ 588 پر۔ آپ نے 1890ء یا 1891ء میں بیعت کی۔

عبد الرحمان قادیانی حضرت شیخ

آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت یکم جنوری 1879ء میں کنجروڑ دتاں تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور میں ہوئی۔ آپ نے ہندوؤں میں سے دین حق قبول کیا۔ آپ کا سابق نام ہریشچندر موہیال تھا۔ آپ کے والد صاحب کا نام مہتہ گوراندتہ مل تھا۔ آپ نے اکتوبر 1895ء کو حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ آپ ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے۔ 1924ء میں آپ کو سفر انگلستان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے رفیق سفر ہونے کا شرف بھی ملا۔ آپ سفر کی ڈائری مرتب کر کے بھجواتے رہے جو قادیان میں پڑھ کر سنائی جاتی رہی۔ آپ کی وفات 5 جنوری 1961ء کی ہے۔

عبد الرحیم حضرت شیخ

آپ حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت 1873ء میں ہوئی۔ آپ کا سابقہ نام جگت سنگھ تھا آپ سکھوں سے احمدی ہوئے تھے۔ آپ لاہور کے رہائشی تھے۔ فوج میں ملازم تھے وہاں سے رخصت لے کر آپ کی زیارت کے لئے قادیان آئے اور وہاں پر بیعت کی۔ آپ نے 1894ء کو حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ آپ کی وفات 9 جولائی 1957ء کی ہے۔ آپ 1895ء تا 1947ء قادیان رہائش پذیر رہے۔

عبد القادر جیلانی سیدؒ

اسلام کے مشہور صوفی بزرگ اور تصوف میں سلسلہ قادریہ کے بانی ہیں۔ فقہ حنبلی کے معروف عالم تھے۔ آپ 457ھ میں پیدا ہوئے۔ جیلان کے علاقہ نیف کے رہنے والے تھے۔ بعد ازاں بغداد چلے گئے اور پھر وہیں پر 561ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ نے بہت سی کتب بھی لکھیں جن میں سے فتوح الغیب خاص طور پر معروف ہے۔

عبد الکریم مولوی

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا خاندان اپنے علاقے میں بہت ممتاز حیثیت رکھتا تھا۔ آپ کے والد ماجد چوہدری محمد سلطان صاحب لمبا عرصہ سیالکوٹ کی میونسپلٹی کے ایک مشہور رُکن رہے۔ اُس زمانے کے مطابق آپ نے مختلف اساتذہ سے قرآن مجید اور فارسی کی بعض ابتدائی کتب پڑھیں اور جلد ہی فارسی سکول کے مینجر نے اُن کو فارسی مدرس کے طور پر منتخب کر لیا۔ سیالکوٹ کے راجہ بازار کے چوک میں مولوی صاحب لیکچر دیا کرتے تھے۔ آپ ایک فصیح البیان لیکچرار اور ایک زبردست فلاسفر کی حیثیت سے پبلک میں جانے جاتے تھے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل کی صحبت نے آپ کو جماعت احمدیہ سے وابستہ کیا۔ حضرت مسیح موعود کو آپ کے ساتھ بہت پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ حضرت مسیح موعود کا تحریر کردہ لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی آپ ہی نے پڑھا۔ آپ کی وفات 1905ء میں ہوئی۔

عبد اللہ سنوری صاحب حضرت میاں

حضرت مسیح موعود کے ابتدائی مخلص خدام میں سے تھے۔ سرخی کے چھینٹوں کا جو حیرت انگیز نشان 10 جولائی 1885ء میں ہوا تھا اس کے چشم دید گواہ تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود سے یہ اعجازی کرتہ اس شرط پر لیا کہ وہ ان کے ساتھ ہی دفن کر دیا جائے گا۔ آپ 7 اکتوبر 1927 کو فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن کئے گئے۔

عصمت بی بی صاحبہ

حضرت مسیح موعود کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کی نسبت حضور کو الہام ہوا کہ کرم الجنۃ دوحۃ الجنۃ۔ تفہیم ہوئی کہ یہ زندہ نہ رہیں گی۔ آپ کی ولادت 15 اپریل 1886ء کی ہے اور وفات جولائی 1891ء کی ہے۔

علیؓ حضرت

آپؓ آنحضرت ﷺ کے صحابہ میں سے ہیں۔ اور آپ ﷺ کے چوتھے خلیفہ راشد ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ رجب کی تیرہ تاریخ بمطابق 599ء کو مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام ابوطالب اور والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے۔ آپؓ کا بچپن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں گزرا اور آپؓ کے زیر سایہ پرورش پائی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کی وفات کے بعد آپؓ مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے۔ آپؓ کا دورِ خلافت 35ھ سے 40ھ تک ہے۔

علی حائری

اہل تشیع کے ایک عالم ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے چند عربی اشعار تصنیف فرمائے تو پیر مہر علی شاہ اور علی حائری سے ان کی مثل بر عایت تعداد اور مضمون پیش کرنے کے لئے کہا۔

علی محمد خان جھجر نواب

علی محمد خان صاحب نواب جھجر نے لدھیانہ میں ایک غلہ منڈی بنائی تھی۔ کسی شخص کی شرارت کے سبب ان کی منڈی بے رونق ہو گئی اور بہت نقصان ہونے لگا۔ تب انہوں نے دعا کیلئے حضرت مسیح موعود کو خط لکھا۔ خط پہنچنے سے قبل ہی آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر پائی کہ اس مضمون کا خط نواب موصوف کی طرف سے آئے گا۔ آپ نے اس واقعہ کی خبر اپنے خط کے ذریعہ سے نواب محمد علی خان مرحوم کو قبل از وقت دے دی۔ نواب صاحب کو اپنا خط پوسٹ کرنے کے بعد جلد ہی حضرت مسیح موعود کا یہ خط مل گیا۔ تب تو نواب علی محمد خان صاحب خط کو پڑھ کر عالم سکتہ میں آ گئے اور سخت حیران ہوئے۔ اس پیش خبری نے ان کے ایمان کو بہت قوت دی۔

علی ہمدانی سید

ہمدان کے رہنے والے سادات عظام میں سے تھے۔ امیر تیمور کی ناراضگی کی وجہ سے 700 مریدوں کے ساتھ سلطان قطب الدین کے زمانے میں کشمیر آئے۔ اس جگہ کو وہ باغ سلیمان کہتے تھے۔ جب فارس واپس جا رہے تھے راستہ میں بمقام پکھلی انتقال ہوا۔ ان کے بیٹے میر محمد ہمدانی بھی کشمیر آ کر آباد ہوئے اور بارہ برس وہاں رہے۔ کشمیر میں حجرے بنوا دیئے تھے جو کہ اشاعت اسلام کا مرکز سمجھے جاتے تھے۔ ان کی تبلیغ سے ہزار ہا آدمی مسلمان ہو گئے۔

عمرؓ حضرت

آپؓ رسول کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ہیں۔ آپؓ واقعہ فیل کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ بنے۔ حضرت عمرؓ کی خلافت 13ھ تا 24ھ جاری رہی۔ ابو لولو نے آپؓ کو نماز کی حالت میں شہید کر دیا۔ اس وقت آپ کی عمر 63 برس تھی۔ آپ کی شہادت 24ھ میں ہوئی۔

عیسیٰ علیہ السلام حضرت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ان انبیاء میں سے ہیں جن کو بنی اسرائیل کی طرف بھیجا گیا۔ قرآن کریم میں آپ کا کثرت سے ذکر موجود ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نشان کے طور پر بن باپ پیدا ہوئے۔ آپؑ کی قوم نے آپؑ کو سخت تکالیف دیں۔ اور نعوذ باللہ آپؑ کو لعنتی ثابت کرنے کے لئے صلیب پر بھی چڑھا دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو صلیب سے نجات دی۔ جس کے بعد آپؑ کشمیر کی طرف ہجرت کر گئے۔ وہاں پر آپ کی قریباً 120 سال کی

عمر میں وفات ہوئی اور کشمیر میں ہی دفن ہوئے۔

غلام دستگیر

مولوی غلام دستگیر قصوری، لاہور میں پیدا ہوئے۔انجمن حمایت اسلام کے شعبہ تصنیف کے انچارج تھے۔حضرت مسیح موعود کے خلاف مکہ کے نادان مولویوں سے فتویٰ کفر بھی لکھوایا تھا اور حضرت مسیح موعود کے خلاف کتاب فتح رحمانی لکھی۔اور اس کتاب میں کاذب پر بددعا کی۔اس دعا کے چند دن بعد خود ہی مر گیا۔

غلام قادر حضرت مرزا

حضرت مسیح موعود کے بڑے بھائی ہیں۔ حضرت مراد بیگم صاحبہ کے بعد آپ کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب تھے جو کہ 1828ء میں پیدا ہوئے۔مرزا غلام قادر صاحب اپنے والد ماجد کے زیر سرپرستی جائیداد کو سنبھالنے کے کاموں میں مصروف رہے۔اور گورنمنٹ کے مختلف عہدوں پر مختلف وقتوں میں کام کیا۔آپ تحصیلدار کے عہدے پر بھی فائز رہے، ڈپٹی انسپکٹر بھی رہے۔ضلع کے سپرنٹنڈنٹ بھی رہے۔پولیس میں بھی کام کیا۔ محکمہ نہر میں بھی کام کیا۔سرکاری کاموں کی ٹھیکہ داری بھی کی۔مختلف مواقع پر حکومت وقت کی حمایت میں فوجی خدمات ادا کرتے ہوئے جرات اور بہادری کے کارہائے نمایاں سرانجام دئے اور گورنمنٹ سے تعریفی اسناد اور سرٹیفکیٹ حاصل کئے۔آپ کی وفات کے متعلق خبر اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی حضرت مسیح موعود کو دے دی تھی۔1883ء میں 55 سال کی عمر میں وفات پائی۔

غلام محی الدین لکھو کے والے

حضرت مسیح موعود کے مخالف مولویوں میں سے تھا۔آپ کے خلاف الہامات شائع کئے اور جلد ہی خدائی پکڑ میں آکر دنیا سے رخصت ہوا۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔اسی طرح محی الدین لکھو کے والے کا حال ہوا جب اس نے یہ الہام چھپوایا کہ مرزا صاحب فرعون ہیں تب اس کی وفات سے پہلے میں نے اس کو بذریعہ ایک خط کے جو اگست 1894ء کو لکھا گیا تھا اطلاع دی کہ اب وہ فرعون کی طرح اپنی سزا کو پہنچے گا۔چنانچہ انہیں دنوں اور اس کی زندگی میں وہ خط الحق سیالکوٹ میں چھپا اور پھر اُس کے مَرنے کے بعد اس نشان کے اظہار کے لئے وہی خط مع اس کی تاریخ وفات کے اخبار الحکم قادیان مورخہ 24 جولائی 1901ء میں چھاپا گیا۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 461)

غلام مرتضیٰ حضرت مرزا صاحب

حضرت اقدس مسیح موعود کے والد ماجد کا نام ہے۔آپ اپنے والد مرزا عطاء محمد صاحب کی وفات کے بعد خاندان کے سرپرست قرار پائے۔حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب ایک حاذق طبیب تھے اور ان کی طبی قابلیت اور حذاقت مسلّم تھی۔طب ان کے لئے ذریعہ معاش نہ تھا بلکہ محض نفع رسانی مخلوق کے لئے وہ اس شغل کو رکھتے تھے۔آپ ہمیشہ اپنے دشمنوں سے نیک سلوک کرتے۔فارسی میں نہایت عمدہ شعر کہتے تھے۔آپ کی زندگی کا آخری شاندار دینی کارنامہ بیت اقصیٰ کی تعمیر ہے۔1876ء میں آپ کی وفات ہوئی اور اپنی وصیت کے مطابق بیت اقصیٰ کے صحن میں دفن کئے گئے۔

فاطمۃ الزہراؓ حضرت

آپؓ کا نام فاطمہ اور الزہراء آپؓ کا لقب تھا۔ سرور کونین ﷺ کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی ولادت 605ء کی ہے۔آپؓ کی شادی حضرت علیؓ سے ہوئی۔آپ کی اولاد میں حضرت امام حسنؓ، حضرت حسینؓ، حضرت محسنؓ، حضرت ام کلثومؓ اور حضرت زینبؓ ہیں۔آپؐ کی وفات کے چھ ماہ بعد وفات پاگئیں۔

فتح خان

فتح خان ایک افغانی ہیں اور حضرت مسیح موعود کے ایک الہام اس سفر میں کچھ نقصان ہوگا اور کچھ ہم وغم پیش آئے گا کے گواہ ہیں۔جو لدھیانہ سے پٹیالہ جاتے وقت پورا ہوا۔

فرعون

Pharaoh۔قدیم مصری بادشاہوں کا لقب، عبرانی زبان کا بگڑا ہوا لفظ ہے جس کا معنی سورج دیوتا ہے۔حضرت موسیٰؑ اور اس وقت کے فرعون کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس کا جسم باقی رکھنے کا وعدہ کیا ہے۔ جو کہ آج بھی ممی کی صورت میں موجود ہے۔ان فراعین ہی نے اہرام مصر کی تعمیر کروائی تھی۔

قوم لوط

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم۔ان کے شہروں کے نام سدوم اور عمورہ تھے۔یہ قوم انتہائی بدکردار اور طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا تھی۔اس میں سے بہت تھوڑے لوگ آپؑ پر ایمان لے آئے۔ آپؑ نے اس علاقہ سے ہجرت کرلی اور ضغر علاقہ کی طرف چلے گئے تو خدا کا عذاب ان لوگوں پر نازل ہوا، جنہوں نے آپ کا انکار کیا تھا۔اور یہ دونوں بستیاں زلزلے سے تباہ وبرباد کردی گئیں۔

قیصر

قیصر روم کے حاکم کا خطاب تھا۔اولین رومی حکمران جو قیصر کہلایا وہ جولیس سیزر تھا۔اسلامی تاریخ میں جس قیصر روم کو خاص اہمیت حاصل ہے وہ نبی کریم ﷺ کے زمانے کا قیصر ہے جس کا نام ہرقل تھا۔جب رسول کریم ﷺ نے اپنا پیامبر اس کی طرف بھیجا تو اس وقت ابوسفیان بھی اس کے شہر میں موجود تھا۔چنانچہ قیصر نے چند امور ابوسفیان سے دریافت کئے اور اس کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ حضرت محمد ﷺ واقعی سچے نبی ہیں۔قیصر روم نے آپ ﷺ کے نامہ مبارک کو عزت کے ساتھ دیکھا اور کہا میں سمجھتا ہوں کہ وہ وقت دور نہیں کہ یہ شخص اس زمین پر جو اس وقت میرے ان دو قدموں کے نیچے ہے ضرور قابض ہوکر رہے گا اور اگر مجھے توفیق ملے تو اس کی ملاقات کیلئے پہنچوں اور اس کے قدموں کو دھو کر راحت پاؤں۔

کرشنؑ

آپؑ اللہ تعالیٰ کے انبیاء میں سے ہیں۔آپ ہندوستان میں مبعوث ہوئے۔ تاریخ پیدائش 3228ق م بیان کی جاتی ہے۔والدہ کا نام دیوکی تھا اور والد واسودیو تھے۔ہندو مذہب میں یہ وشنو دیوتا کے اوتار کے طور پر خیال کئے جاتے ہیں۔کرشن کے معنی ہیں سیاہ فام۔وفات کے متعلق مختلف خیالات ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ آسمان پر چلے گئے تھے۔آپؑ کی وفات 3102ق م کو ہوئی۔

کرم الدین بھیں مولوی

مولوی کرم دین۔بھیں (علاقہ چکوال) کا رہنے والا تھا۔حضرت مسیح موعود اور آپ کے رفقاء کے خلاف اس نے مقدمات کئے تمام مقدمات بعد میں غلط ثابت ہوئے اور حضرت مسیح موعود کی ہر مقام پر بریت ثابت ہوئی اور یہ شخص اپنے انجام کو پہنچا۔

کرم الٰہی صاحب امرتسر ڈاکٹر

حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے ہیں۔یہ اندازاً 1848ء میں کوٹ فضلا ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔والد صاحب کا نام قاضی غلام رسول صاحب اور دادا کا نام مولوی فضل دین صاحب تھا۔ آپ نے مشن ہائی سکول گوجرانوالہ سے میٹرک پاس کی۔اس کے بعد ڈاکٹر بنے اور مختلف جگہوں پر بطور ڈاکٹر کے کام کیا۔ آپ براہین احمدیہ کے ابتدائی خریداروں میں سے ہیں۔اس کے مطالعہ سے آپ کو حضرت مسیح موعود سے عقیدت ہوگئی جو کہ وقت کے ساتھ بڑھتی چلی گئی۔ اور جلسہ اعظم مذاہب کے بعد کسی وقت بیعت کرلی۔ان کا ذکر تحفہ قیصریہ میں درج چندہ دہندگان کی ایک فہرست میں 52 نمبر پر ہے۔آپ کی وفات 10 راگست 1928ء کی ہے۔

کسریٰ ایران

ایران یا فارس کے بادشاہ کا لقب کسریٰ تھا۔ خسرو پرویز، 590ء-628ء نوشیرواں کا پوتا جو اپنے باپ ہرمز کے قتل کے بعد ایرانی تخت پر بیٹھا۔ یہ وہی بدبخت کسریٰ تھا جس نے رسول اکرم ﷺ کے نامہ مبارک کو پھاڑ دیا تھا۔اور آپ کی گرفتاری کا حکم جاری کیا تھا۔بعد میں اس کو اس کے بیٹے نے قتل کردیا۔

کمال الدین خواجہ

خواجہ کمال الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود کی 1894ء میں بیعت کی تھی۔آپ لاہور کے رہائشی تھے۔بی۔اے کے بعد وکالت کا امتحان ایل۔ایل۔بی پاس کیا تھا پھر کچھ دیر کے لئے عیسائیت سے متاثر رہے۔براہین احمدیہ سے متاثر ہوکر احمدی ہوگئے۔قادیان سے ملتان تشریف لے جاتے وقت امرتسر سٹیشن پر حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے جہاں آپ نے خواجہ صاحب کو زور سے سینہ سے لگایا اور بیعت بھی لی۔ کئی جگہ کتب میں ان کا ذکر فرمایا ہے۔آپ کی وفات 28 دسمبر 1932ء کی ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات کے بعد آپ نظام خلافت سے وابستہ نہ رہے۔اور غیر مبائعین میں شامل ہوگئے۔

لالہ رام بھجدت

جب حضرت مسیح موعود پر اقدام قتل کا جھوٹا مقدمہ بنایا گیا۔تو یہ مخالفین کی طرف سے وکیل تھے جو کہ ہندو تھے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو بری کر دیا۔آریہ مذہبی سبھا پنجاب کے پریذیڈنٹ تھے۔

لالہ شرمپت

لالہ شرمپت آریہ تھا اور قادیان میں رہتا تھا۔ یہ حضرت مسیح موعود کے کئی نشانوں کا گواہ بھی تھا۔اور یہ لالہ ملاوامل کے ساتھ اکثر و بیشتر حضرت اقدس کے پاس آیا جایا کرتا تھا اور اسے حضور کی تنہائی اور گمنامی کا حال بھی معلوم تھا۔اور جب امرتسر میں براہین احمدیہ چھپتی تھی تو بعض دفعہ لالہ شرمپت اور بشمبر داس بھی حضور کے ساتھ ہوا کرتے تھے۔جب لالہ شرمپت کا بھائی لالہ بشمبر داس ایک فوجداری کے مقدمہ میں قید ہوگیا تو لالہ شرمپت نے آکر حضور سے کہا کہ آپ دعا کریں ہم لوگ بہت بے قرار ہیں۔حضور نے رات کو دعا کی تو دکھایا گیا کہ حضور اس دفتر میں پہنچے ہیں جہاں قیدیوں کے میعاد کے رجسٹر ہوتے ہیں اور حضور نے بشمبر داس کی میعاد والا رجسٹر لے کر اس سے آدھی قید کاٹ دی۔اور لالہ شرمپت کو بتا دیا مگر شرمپت اور اس کے بھائیوں نے چیف کورٹ میں اپیل کی۔اور شرمپت نے آکر حضور سے کہا کہ آپ اپنے خدا سے دریافت کریں کہ اس اپیل کا انجام کیا ہوگا۔دعا کے بعد حضور پر کشفاً کھولا گیا کہ وہ مثل ضلع میں واپس آئے گی اور بشمبر داس کی قید نصف کردی جائے گی مگر وہ بری نہیں ہوگا۔اور حضور نے یہ سارے حالات اپیل سے پہلے لالہ شرمپت کو بتا دیئے۔اور پھر ایسا ہی وقوع میں آیا۔پھر لالہ شرمپت نے حضور کی طرف ایک رقعہ میں لکھا کہ آپ کی نیک بختی کی وجہ سے خدا نے یہ سب باتیں آپ پر کھول دیں۔

لالہ ملاوامل

لالہ ملاوامل قادیان کا ایک ہندو تھا اور تاریخ احمدیت میں اس لحاظ سے اہم ہے کہ حضرت مسیح موعود کے پاس بچپن سے آتا جاتا رہتا تھا۔حضور کے ساتھ بڑا بے تکلف تھا اور حضور کے کئی نشانوں کا گواہ بھی تھا۔

لالہ ملاوامل کے والد کا نام لالہ سوہن تھا۔لالہ ملاوامل کی پیدائش قریباً 1856ء کی ہے۔

لالہ ملاوامل کی وفات 1951ء کو ہوئی۔

حضرت مسیح موعود لالہ ملاوامل کے متعلق ایک نشان کے پورا ہونے کے متعلق لکھتے ہیں:۔

ملاوامل کو دق کی بیماری ہوگئی۔جب وہ خطرہ کی حالت میں پڑ گیا تو اس کے لیے دعا کی گئی۔الہام ہوا......یعنی اے تپ کی آگ ٹھنڈی ہو جا۔پھر خواب میں دکھایا گیا کہ میں نے اس کو قبر سے نکال لیا ہے یہ الہام اور خواب دونوں قبل از وقوع اس کو بتائے گئے۔چنانچہ ہفتہ کے بعد اس کو شفا ہوگئی۔

مکرم ڈاکٹر عمران احمد خان صاحب

''تمہاری یاد کی پرچھائیاں ہیں تم نہیں ہو''

ڈاکٹر مہدی علی قمر کی دلآویز شخصیت

اتوار 25 مئی 2014ء معمول کا ایک گرم دن تھا۔ دوپہر ایک بجے طاہر ہارٹ سے نکل کر خارجی دروازے کی طرف جاتے ہوئے گھنی چھاؤں والے راستہ پر مجھے محسوس ہوا کہ سامنے سے آنے والے قدم میری طرف بڑھ رہے ہیں بغلگیر ہونے پر میں نے بھی اپنے حصے کا حق ادا کر دیا لیکن پہلی نظر میں پہچان نہ سکا۔ ایک قدم پیچھے ہو کر دیکھا تو وہی شائستگی سے پُر، متبسم، نرم خو اور خوبرو ڈاکٹر مہدی علی عرصہ بیس سال بعد میرے روبرو تھے۔ حال احوال دریافت کرنے کے بعد میں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اپنے پیشہ میں اتنی اعلیٰ درجہ کی مہارت رکھنے پر کچھ وقت طاہر ہارٹ کے لئے بھی دیں۔ انہوں نے بتایا میں اسی مقصد کے تحت یہاں آیا ہوں۔ ہم تفصیلاً ملاقات کے وعدہ پر جدا ہوئے۔

اگلے روز بعد از فجر میں نے ڈاکٹر منیر مبشر کو جو میرے ہمسائے ہیں ڈاکٹر مہدی کی آمد کا بتایا ہم گھر داخل ہونے تک اُن کے ساتھ گزرے ہوئے آخری دنوں کی باتیں یاد کرتے رہے اور فیصلہ کیا کہ وقت نکال کر اُن سے اِس بار ضرور ملیں گے۔

ڈاکٹر منیر مبشر نے بتایا کہ 1992ء کے سیلاب میں مجھے فوری طور پر دریائے چناب کے مغربی کنارے پر واقع ایک دور افتادہ گاؤں ٹھٹھی بالا راجہ میں طبی کیمپ لگانے کے لئے دوائیں ڈاکٹر مہدی علی تک پہنچانے کا کہا گیا۔ وہ اس وقت وہاں ضلع کونسل ڈسپنسری میں بطور میڈیکل آفیسر تعینات تھے اور پھر کھلی فضا میں درختوں کے نیچے چارپائیوں پر بیٹھ کر سبزی اور تندوری روٹیوں کا لنچ یاد کرتے رہے۔ میں نے اِسی سیلاب میں بعد ازاں ضلع سرگودھا کے دریائے جہلم کے مشرقی کنارے سے متصل علاقے میں اپنے ریلیف کیمپ کو یاد کیا۔ میجر سعدی صاحب کی نگرانی میں خدام دن بھر منہدم شدہ گھروں کی تعمیر کرنے میں مدد کرتے، میں، ڈاکٹر سید مشہود احمد اور ڈاکٹر مہدی علی دواؤں کے ڈبے جیپ سے اُتار کر مختلف آبادیوں کی طرف نکل جاتے۔ اکتوبر کی خنک راتوں میں خیموں میں زمین پر سونا مشکل ترین مرحلہ ہوتا۔ سونے سے پہلے سانپوں کا ذکر ضرور ہوتا اور پھر یہ کہ آج میں درمیان میں سووں گا باہر کی طرف تمہاری باری ہے۔ ہنستے بولتے نیند آ ہی جاتی۔ دراصل ایک خادم جو بطور باورچی کے گزشتہ ایک ماہ سے کیمپ کے ساتھ تھا، سوتے میں سانپ سے کھیلتا رہا تھا۔ یہ ہے ڈاکٹر مہدی علی کے عملی زندگی کے آغاز کی ایک جھلک۔

سازگار ماحول کے میسر آنے پر انہوں نے محنت سے اپنی پیشہ وارانہ مہارت کو اوجِ کمال تک پہنچایا۔ یہ نافع الناس وجود شروع سے آخر تک اپنے علم اور وسائل سے درجہ بدرجہ اُسی جذبہ خدمتِ خلق سے بلاتخصیص معاشرے کے ہر طبقہ کو مستفید کرتا رہا اور اسی وجہ سے وہ ایک غیر معمولی ڈاکٹر کہلانے کا مستحق بنا۔

26 مئی 2014ء صبح ساڑھے چھ بجے موبائل کی گھنٹی بجی، دل دھک سے رہ گیا۔ ایسے وقت میں ڈاکٹر منیر مبشر کا فون تب ہی آتا ہے جب کوئی خاص بات ہو۔ جو سنا وہ وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ وہ پنچھی جس نے سات سمندر پار سے اُڑان بھری، شربت وصل بقا پینے کیلئے اپنے آبائی قطعہ ارضی پر اُترا، پلک جھپکنے میں نفس مطمئنّہ کے ساتھ اپنے رب کی طرف ہمیشہ کے لئے لوٹ گیا تھا۔ یقیناً ہم اُسی کے ہیں اور اُسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ جیتے جی اپنے گھر، محلّہ، اداروں اور جماعت کے لئے جیسے وہ صاحب افتخار تھا، اس کی رخصتی بھی اسی کے شایان شان تھی۔

ہم نے ان کی ہجرت سے قبل تیس سال کا عرصہ محلّہ میں اکٹھے گزارا۔ ان کے اوصاف کا ذکر تو چلتا رہے گا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ان کی صلاحیتوں اور حسن اخلاق کا خلاصہ اپنے خطبہ جمعہ میں بیان فرما چکے ہیں۔ اگر اُن کی شخصیت کو ایک لفظ میں سمونا ہو تو وہ انگلش کی Pleasant Personality اردو کی دلآویز شخصیت اور پنجابی کا بیبا بندہ تھا۔ اس کا صحیح احساس تو اسے ہی ہو سکتا ہے جو ان کے قریب رہا ہو۔ ان کی شخصیت پر سب سے موزوں تبصرہ ان کے بیٹے کا ہے کہ اگر ان پر وار کرنے والے ان سے مل لیتے تو وہ ان کی زندگی میں بھی کوئی مثبت تبدیلی لے آتے۔ خاطر جمع رکھیں جمالی دور کے یہ مظاہر ہی دنیا میں امن کی ضمانت بنیں گے۔

اس دن ڈیوٹی پر جاتے ہوئے میں ان کے گھر جو اب بھی اپنی اصلی حالت میں موجود ہے کے سامنے سے گزرا تو پاؤں رک سے گئے۔ یہ ایک شاد آباد گھر تھا اور محلّہ میں اسے مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ تمام گھر ہی خدمت پر کمر بستہ تھا۔ خود ڈاکٹر مہدی علی ہر سطح پر ذیلی تنظیموں کے فعال ممبر اور عہدیدار رہے۔ ان کی والدہ، خالہ نجمہ ابتداء سے لے کر 1993ء تک جب وہ خرابی صحت پر بیرون ملک چلی گئیں لجنہ کی جنرل سیکرٹری یا صدر رہیں۔ ان کے تمام بچوں کے سعید فطرت ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ تقریباً 35 سال تک ان کی والدہ کے دور صدارت میں ان کے گھر لجنہ کے اجلاس اور تربیتی پروگرام ہوتے رہے۔ مہدی علی کے والد چودھری فرزند علی صاحب نے بھی بطور صدر محلّہ کام کیا۔ ان کے بھائی ہادی علی صاحب دھیمے، متین اور قابل مربی سلسلہ آجکل کینیڈا میں خدمات بجا لا رہے ہیں۔ میں نے سوچا جو چمن اخلاص و وفا اور خدمت و اطاعت کے پانیوں سے سیراب ہوں ایسے گل رعنا ان ہی میں کھلا کرتے ہیں اور آگے گزر گیا۔

اپنے عہد کو پورا کرنے والے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے خدا سے اس کا اجر پائیں گے۔ ان کی کمی ہمیں ہر گام پر محسوس ہوتی رہے گی اور ان کی یاد ہمارے دل سے کبھی محو نہیں ہو سکتی۔

وہی رنگِ شفق، بھیگی ہوا ہے
سنہری صبح ہے، بادِ صبا ہے
تم نہیں ہو
وہی آکاش پہ تاروں کا جھرمٹ
ندی میں چاند بھی اُترا ہوا ہے
تم نہیں ہو
خون سے رنگین، لالہ وگل
تمہارے حسن کی رعنائیاں ہیں
تم نہیں ہو
تمہیں میں ڈھونڈ کر لاؤں کہاں سے
تمہاری یاد کی پرچھائیاں ہیں
تم نہیں ہو

☆............☆............☆

ماخوذ

پنسلین کی ایجاد

اتفاق اور ذہن رسا کی فتح کا ایک شاندار کارنامہ سر الیگزینڈر فلیمنگ کے ہاتھوں سینٹ میری کے ہسپتال (لندن) میں انجام پایا اور پنسلین ایجاد ہوئی۔ جسے دنیا کی عجیب الاثر دوا سمجھا جاتا ہے۔ سر الیگزینڈر پہلی عالمگیر جنگ میں برطانیہ کی میڈیکل کور کا رکن تھا۔ اسے یہ دیکھ کر حد درجہ قلق ہوتا کہ اگرچہ زخمیوں کے لئے بروقت اعلیٰ درجے کی طبی امداد کا انتظام کر دیا جاتا تھا پھر بھی خون میں زہریلے جراثیم پھیل جانے سے بیشمار موتیں واقع ہو جاتی تھیں۔ چنانچہ میدان جنگ ہی میں اس نے فیصلہ کر لیا کہ باقی زندگی ان جراثیم کی تحقیقات میں گزار دے گا جو زخمیوں کی موت کا باعث ہوتے ہیں۔

ایک روز وہ اپنی تجربہ گاہ میں کام کر رہا تھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ پیپ پیدا کرنے والے جراثیم پھپھوندی کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے سے چمٹے ہوئے ہیں۔ اس نے خردبین سے دیکھا تو جراثیم مر رہے تھے پھر اس نے پھپھوندی کے اثرات کا خوب تجربہ کیا اور یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ انسانی جسم میں زہر پیدا کرنے والے جراثیم کی اکثر قسمیں اسی سے ہلاک ہو جاتی ہیں۔ یہ بھی تجربہ کر لیا گیا کہ پھپھوندی سے تیار کی ہوئی دوا انسانی جسم پر کوئی مضر اثر نہیں ڈالتی۔ اس تاریخی دریافت نے طبی دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا۔

دوسری عالمگیر جنگ شروع ہوئی تو آکسفورڈ میں سائنسدانوں کی ایک جماعت نے سر الیگزینڈر فلیمنگ کی دریافت کے متعلق باقاعدہ تجربات شروع کر دیئے۔ 1941ء میں تجربات کامیابی کی آخری منزل پر پہنچ گئے۔ پھر امریکہ کے تعاون سے وسیع پیمانے پر پنسلین کی تیاری شروع ہو گئی اور جنگ میں بیشمار جانیں اس کی بدولت بچ گئیں۔

آج تمام ڈاکٹر اس سے وسیع پیمانے پر کام لے رہے ہیں۔ یہ جسموں کو زہریلے اثرات سے محفوظ رکھنے میں بھی مؤثر ہے اور اگر کسی جسم میں زہر سرایت کر جائے تو اسے بھی جلد دور کر دیتی ہے۔ اس کے بعد اسی قسم کی اور دوائیں بھی ایجاد ہوئیں۔ مثلاً اریومائسین، سٹرپٹو مائسین۔ سمّیت کو دور کرنے والی زیادہ دوائیں اس وجہ سے خیر مقدم کی مستحق ہیں کہ بعض بیماروں کو پنسلین سے کوئی فائدہ نہ پہنچا۔ بلکہ اس کے استعمال سے انہوں نے سخت تکلیفیں اٹھائیں۔ ڈاکٹر ایک دوا کو مؤثر نہیں دیکھتے تو دوسری استعمال کر لیتے ہیں۔ مثلاً تنفس کی بیماریوں میں سمّیت کو دور کرنے والی ایک دوا دوسری کے مقابلے میں بہتر ثابت ہوئی ہے۔

پنسلین شروع میں ہمارے ہاں بھی کثرت سے استعمال ہونے لگی تھی، اب پہلے کا سا زور نہیں رہا اور دوسری دوائیں مثلاً اریومائسین، سٹرپٹو مائسین وغیرہ زیادہ استعمال کی جاتی ہیں۔ پنسلین کی اور بہت سی چیزیں تیار کر لی گئی ہیں جو بڑی مفید ثابت ہوئی ہیں، یعنی پنسلین مرہم پھوڑوں پھنسیوں کے لئے، پنسلین آنکھوں یا دوسرے اعضا کی بیماریوں کے لئے، نئی نئی چیزوں کی دریافت کے لئے مختلف ملکوں کے سائنسدان اور ڈاکٹر دن رات تجربات کر رہے ہیں، پچھلے دنوں خبر ملی تھی کہ دانتوں کو محفوظ رکھنے کی ایک دوا تیار ہو چکی ہے۔ جس کے اثرات کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ جراحی میں حیرت انگیز مہارت حاصل کی جا چکی ہے۔ اس طرح کچھ عجب نہیں کہ بہت جلد خطرناک بیماریوں پر قابو پایا جا سکے۔ یہ سب کچھ خلق خدا کی خدمت کے لئے ہو رہا ہے اور جو لوگ اس کام میں مصروف ہیں وہ یقیناً نوع انسان کے بڑے محسن ہیں۔

(سو تاریخی واقعات ص 75,74۔ مصنف: ولیم اے ڈیوٹ مطبوعہ فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور باہتمام عبدالسلام پرنٹرز پبلشرز)

☆............☆............☆

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جلسہ ہائے یوم خلافت
ضلع منڈی بہاؤالدین

مکرم محمود احمد خالد صاحب امیر ضلع منڈی بہاؤالدین تحریر کرتے ہیں۔

ضلع منڈی بہاؤالدین کی تمام 16 جماعتوں منڈی بہاؤالدین، شاہ تاج شوگر ملز، مونگ، کوٹلی افغاناں، پنڈی دھوتڑاں، سعداللہ پور، رجوعہ، پھالیہ، لالہ پنڈی، مرالہ، مکھنانوالی، دھدرا، چک 20، چک 26، بنگلہ 18 اور ممدانہ کو مورخہ 25 تا 31 مئی 2014ء جلسہ ہائے یوم خلافت منانے کی توفیق ملی۔ ان جلسوں کی مجموعی حاضری 814 افراد رہی یہ جلسے 11 مختلف مقامات پر منعقد کئے گئے جن میں سے ہر جلسے کا دورانیہ ایک گھنٹہ سے ڈیڑھ گھنٹہ رہا۔ لجنہ اور ناصرات کو بھی علیحدہ طور پر جلسہ یوم خلافت منانے کی توفیق ملی جن کی مجموعی حاضری 316 رہی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت سے وابستہ رکھے نیز اس کی برکات سے مستفید ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا سلطان نصیر بننے کی بھی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رحمت اللہ سیف صاحب کاہلوں ولد مکرم اللہ دتہ صاحب کارکن حفاظت مرکز ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چچا مکرم الحاج منظور احمد تبسم کاہلوں صاحب ولد مکرم حاجی کریم بخش کاہلوں صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ مورخہ 4 جولائی 2014ء کو ربوہ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے پنج وقتہ نماز کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ 5 جولائی 2014ء کو مکرم پروفیسر مبارک احمد طاہر صاحب صدر محلّہ دارالبرکات نے نماز فجر کے بعد پڑھائی اور اسی روز عام قبرستان میں تدفین کے بعد صدر صاحب محلّہ نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے لواحقین میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم عنصر محمود تبسم صاحب، مکرم اورنگ زیب تبسم صاحب اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ ان میں سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی شادی شدہ ہیں۔ مرحوم نے میری پرورش کی اور شادی کروائی اسی طرح دوسرے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب کی دو بیٹیوں کی بھی انہوں نے پرورش کی اور شادیاں کیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرمائے اور لواحقین میں صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

تقریب تقسیم تعلیمی ایوارڈ
(کنری ضلع عمرکوٹ)

مکرم منور احمد بھٹی صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ کنری ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کنری گزشتہ پندرہ سال سے نرسری تا مڈل کلاس نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کو نقد انعامات اور تعریفی سندات دے رہی ہے۔ امسال بھی مورخہ 13 جون 2014ء کو بعد نماز مغرب مکرم عبدالمجید زاہد صاحب قائمقام صدر کی زیر صدارت تقریب تقسیم تعلیمی ایوارڈ منعقد کی گئی۔ تلاوت ونظم کے بعد خاکسار نے رپورٹ پیش کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کنری جماعت میں شعبہ تعلیم کے تحت نرسری تا مڈل کلاس تک اول دوم اور سوئم آنے والے سٹوڈنٹس کو نقد انعامات اور تعریفی سندات دی جاتی ہیں تاکہ بچوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا شوق پیدا ہو۔ امسال کنری جماعت کے 58 احمدی سٹوڈنٹس نے مختلف سکولز میں نمایاں پوزیشنز حاصل کیں۔ مکرم عبدالمجید زاہد صاحب قائمقام صدر نے انعامات تقسیم کئے۔ اس تقریب میں خدام اطفال اور انصار بھی شامل ہوئے۔ کل حاضری 180 تھی آخر میں مربی صاحب ضلع عمرکوٹ نے دعا کروائی اور تقریب اختتام پذیر ہوئی احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدی سٹوڈنٹس کو علم ومعرفت میں مزید ترقیاں دیتا چلا جائے۔ آمین

ولادت

مکرم ظفراللہ صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم اسد ظفر صاحب اور بہو مکرمہ طوبیٰ اسد صاحبہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مورخہ 5 جون 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام زاویار اسد تجویز ہوا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم میاں عطاءاللہ صاحب احمدی اور ننھیال کی طرف سے مکرم مولوی تاج الدین صاحب لائلپوری سابق ناظم دارالقضاء کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، متقی، خادم دین، جماعت احمدیہ کے لئے مفید وجود، والدین کیلئے قرۃ العین اور خلیفہ وقت کے لئے سلطان نصیر بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم قریشی عبدالحلیم سحر صاحب دفتر امانت تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم قریشی عبدالصمد صاحب وائس پرنسپل نصرت جہاں کالج ربوہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخل ہیں۔ پھیپھڑوں میں نمونیا کا اثر ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

قرارداد تعزیت
بروفات رضیہ درد صاحبہ

تمام ریٹائرڈ وموجودہ پرنسپل اور سٹاف ممبرز گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ نے اپنی ایک دیرینہ رفیق اور ریٹائرڈ استاد محترمہ مسز عاطف صاحبہ (رضیہ درد صاحبہ) کے انتقال پر دلی افسوس اور رنج کا اظہار کرتے ہوئے قرارداد پاس کی۔ آپ اس جہان فانی سے 27 مارچ 2014ء کو رخصت ہوگئیں۔ اس قرارداد میں آپ کی سوانح، سیرت اور اعلیٰ کردار کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا کہ ہم آپ کی اولاد اور تمام لواحقین کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور اولاد کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

داخلہ دارالصناعۃ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

مارننگ سیشن

1۔ آٹو مکینک
2۔ ریفریجریشن وایئر کنڈیشننگ
3۔ جنرل الیکٹریشن وبنیادی الیکٹرونکس
4۔ ووڈ ورک (کارپینٹر)

ایوننگ سیشن

1۔ آٹو الیکٹریشن
2۔ پلمبنگ (4 ماہ)
3۔ ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن (4 ماہ)

☆ پلمبنگ کا کورس 4 ماہ اور باقی تمام کورسز کا دورانیہ 6 ماہ ہے۔

☆ داخلہ فارم کے حصول ودیگر معلومات کیلئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 1/35 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3 یا درج ذیل فون نمبرز پر رابطہ کریں۔

047-6211065 0336-7064603

☆ نئی کلاسز کا آغاز جولائی 2014ء سے ہو چکا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند جلد رابطہ کریں۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کے لئے ہوسٹل کا انتظام موجود ہے۔

☆ والدین سے گزارش ہے کہ اپنے بچوں کو ادارہ میں داخل کروائیں۔

بیرون ملک جانے والے افراد ہنرمند بن کر جائیں تاکہ بہتر روزگار حاصل کرسکیں۔

(نگران دارالصناعۃ ربوہ)

سیدنا بلالؓ فنڈ

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

"میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔"

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ!

"یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔"

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

"پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔"

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کے لئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔

(سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

بقیہ از صفحہ 1 صاحبزادہ مرزا انور احمد کی وفات

موجودہ دارالضیافت کی ابتدائی تعمیر آپ ہی کے دور میں ہوئی۔ 83-1982ء تک آپ افسر لنگر خانہ کی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے۔ آپ کو بطور نائب ناظر امور عامہ کام کرنے کی توفیق ملی۔ سندھ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زمینوں کی نگرانی بھی آپ کے سپرد رہی ہے۔

آپ کی شادی محترمہ صاحبزادی صبیحہ بیگم صاحبہ بنت محترم مرزا رشید احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کے ساتھ ہوئی۔ آپ کی اولاد میں تین بیٹیاں محترمہ امۃ الوحید صاحبہ، محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ اور محترمہ امۃ الوکیل صاحبہ اور ایک بیٹا مکرم صاحبزادہ مرزا احسن احمد صاحب شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

بقیہ از صفحہ 1 مکرم امتیاز احمد صاحب کی قربانی

2008ء میں متنازعہ ٹی وی اینکر عامر لیاقت حسین کے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک اشتعال انگیز پروگرام نشر ہونے کے بعد ان کے چچا مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب کو بھی شرپسندوں نے احمدی ہونے کی بنا پر راہ مولیٰ میں قربان کر دیا تھا۔ مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب جماعت احمدیہ نوابشاہ کے ضلعی امیر تھے۔ ان کے قتل کے بعد اس علاقے میں متعدد احمدیوں پر قاتلانہ حملے کئے گئے۔ مکرم امتیاز احمد صاحب نے لواحقین میں والدین، اہلیہ اور تین بیٹوں کو سوگوار چھوڑا ہے۔ ان کی میت تدفین کیلئے ربوہ لائی جائیگی۔

اس افسوسناک واقعہ پر جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ گزشتہ سال 7 احمدیوں کو عقیدہ کے اختلاف کی بنا پر قتل کیا گیا جس میں سے 6 افراد سندھ میں قتل کئے گئے۔ ترجمان نے کہا کہ بے نظیر آباد (نوابشاہ) شہر میں گزشتہ چند سالوں میں 5 افراد احمدی ہونے کی بنا پر قتل کئے گئے۔ جن میں آسٹریلیا سے آئے چوہدری محمد اکرم بھی شامل ہیں۔ یاد رہے کہ 1984ء کے امتیازی قوانین کے بعد سے اب تک نوابشاہ شہر میں 9 افراد قاتلانہ حملوں میں جاں بحق جبکہ متعدد افراد شدید زخمی ہوئے۔ پولیس کی بے حسی کا یہ عالم ہے کہ اب تک کسی ایک مجرم کو بھی گرفتار نہیں کر سکی۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں کے خلاف نفرت پھیلانے والے شرپسندوں کو کھلی چھوٹ ظاہر کرتی ہے کہ سرکاری انتظامیہ نے نہ صرف اپنی آنکھیں بند کر رکھی ہیں بلکہ ایک طرح سے وہ انتہا پسند عناصر کے ہاتھوں کھلونا بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ معصوم احمدیوں کے قتل سے ہمیں خوفزدہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ہمارا بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے افسوسناک واقعات کو روکنے کیلئے ضروری ہے کہ حکومت اپنی ذمہ داری کو پہچانے اور پاکستانی معاشرے میں احمدیوں کے خلاف پھیلائے جانے والے نفرت انگیز لٹریچر کی اشاعت اور تقسیم کو روکے جس میں جنت کے حصول کا لالچ دے کر کھلے عام احمدیوں کے قتل کی ترغیب دی جاتی ہے۔

ربوہ میں سحر و افطار 16 جولائی

انتہائے سحر	3:36
طلوع آفتاب	5:11
زوال آفتاب	12:14
وقت افطار	7:17

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

16 جولائی 2014ء

5:15 am	درس القرآن
6:55 am	الصیام
4:00 pm	درس القرآن 19 جنوری 1998ء
8:00 pm	دینی و فقہی مسائل

تصحیح

روزنامہ الفضل 15 جولائی 2014ء کو صفحہ 7 پر پہلے کالم میں اعلان ولادت کی سطر نمبر 7 اور 8 یوں پڑھی جائے۔ ''جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اذان ابراہیم احمد رکھنا منظور فرمایا ہے''۔

اکسیر بلڈ پریشر

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF JEWELLERS SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

FR-10